عالمی کرکٹ کی حکمرانی کا تاج کون پہنے گا؟

تحریر: سہیل احمد لون

چند ہفتوں میں کرکٹ کے عالمی کپ کا میلہ شروع ہونے والا ہے۔ آئی سی سی ورلڈ کپ کے بارھویں ایڈیشن کی میزبانی انگلینڈ کر رہا ہے۔ کرکٹ کے موجد انگلینڈ کو سب سے زیادہ عالمی کپ کی میزبانی کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔ 1975ء، 1977ء اور 1983ء کے عالمی کپ کی میزبانی کی ہیٹ ٹرک کرنے کے بعد 1999ء کے عالمی کپ کی میزبانی بھی انگلینڈ نے ہی کی تھی۔ البتہ کچھ میچز سکاٹ لینڈ۔ آئرلینڈ، ویلز اور ہالینڈ میں بھی کھیلے گئے۔ انگلینڈ آج تک عالمی کپ جیتنے میں ناکام رہا ہے اور سب سے زیادہ فائنل (تین مرتبہ) ہارنے کا ریکارڈ بھی انگلینڈ کے پاس ہے۔ پاکستان کی طرف سے عالمی کپ میں سب سے زیادہ مرتبہ قومی ٹیم کی قیادت کرنے کا ریکارڈ عمران خان کے پاس ہے۔ انہوں نے تین مرتبہ لگاتار عالمی کپ میں پاکستان کی قیادت کی۔ 1983ء اور 1987ء میں وہ سیمی فائنل تک رسائی حاصل کر سکے مگر 1992ء میں پاکستان کو اب تک کا اکلوتا عالمی کپ جتوا کر بین الاقوامی کرکٹ کو خیر باد کہہ گئے۔ آصف اقبال نے 2 مرتبہ عالمی کپ میں گرین کیپ کی قیادت کی۔ 1975ء میں گروپ سٹیج سے ٹیم آگے نہ بڑھ سکی مگر 1979ء میں آصف اقبال ٹیم کو سیمی فائنل تک لیجانے میں کامیاب رہے۔ عالمی کپ میں عمران خان کے بعد وسیم اکرم کا ریکارڈ بہت اچھا ہے۔ ان کی قیادت میں ٹیم 1994ء میں کوارٹر فائنل اور 1999ء میں فائنل کھیلنے میں کامیاب ہوئی۔ اس کے علاوہ مصباح الحق، شاہد آفریدی، انضمام اور وقار یونس نے ایک ایک بار عالمی کپ میں ٹیم کی قیادت کی۔ شاہد آفریدی کی قیادت میں 2011ء کے عالمی کپ میں ٹیم سیمی فائنل تک پہنچ کر حسب روایت بھارت سے مات کھا گئی۔ انگلینڈ کی سرزمین پر پاکستان 2 سیمی فائنل اور ایک فائنل ہار چکا ہے۔ عالمی کپ میں پاکستان بھارت سے کبھی جیتا نہیں اور سری لنکا سے کبھی شکست کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ نیوزی لینڈ کے خلاف بھی عالمی کپ میں کامیابی کا تناسب 75 فیصد ہے اور انگلینڈ کے خلاف 50 فیصد۔ کالی آندھی ویسٹ انڈیز کے خلاف بھی عالمی کپ میں پاکستان کا ریکارڈ کچھ خاص نہیں، جیت کا تناسب 30 فیصد ہے جبکہ جنوبی افریقہ کے خلاف چار میں سے صرف ایک میچ جیت کا یہ تناسب 25 فیصد ہے۔ جاوید میانداد 6 مرتبہ عالمی کپ میں پاکستان کی ریکارڈ نمائندگی کر چکے ہیں۔ انہوں نے 1975ء سے 1996ء تک تمام عالمی کپ میں شرکت کی ہے اور پاکستان کی طرف سے عالمی کپ میں سب سے زیادہ 1083 رنز بنانے والے بلے باز بھی ہیں۔ عمران نذیر کی زمبابوے کے خلاف 2007ء کے عالمی کپ میں 160 رنز کی اننگز پاکستان کی طرف سے کسی بھی بلے باز کا سب سے زیادہ سکور ہے۔ جبکہ رمیز راجہ عالمی کپ میں 53.84 کی اوسط سے رنز بنانے والے کھلاڑی ہیں۔ دوسرے نمبر پر سعید انور ہیں جو 53.82 رنز کی اوسط سے عالمی کپ میں رنز بنا چکے ہیں۔ رمیز راجہ اور سعید انور کو عالمی کپ میں تین تین سنچریاں سکور کرنے کا اعزاز بھی حاصل ہے جبکہ جاوید میانداد عالمی کپ میں 9 نصف سنچریاں بنا کر سرفہرست ہیں۔ وسیم اکرم نے پاکستان کی طرف سے عالمی کپ میں سب سے زیادہ 55 وکٹیں لینے کا ریکارڈ بنا رکھا ہے۔ کسی ایک عالمی کپ میں سب سے زیادہ 21 وکٹیں لینے کا ریکارڈ شاہد آفریدی کے پاس ہے۔ یہ کارنامہ انہوں نے اپنی قیادت میں 2011ء کے عالمی

کپ میں کیا تھا۔اس کے علاوہ سب عالمی کپ کے میچوں میں 4 یا زائد وکٹیں لینے کا ریکارڈ بھی آفریدی کے نام ہے' یہ کارنامہ وہ 4 مرتبہ کر چکے ہیں۔شاہد آفریدی نے پاکستان کی طرف سے عالمی کپ میں بہترین باؤلنگ 5/16 (آٹھ اوورز) بھی اپنے نام کیا ہے۔اب تک آسٹریلیا 5 'ویسٹ انڈیز اور بھارت 2 , 2 مرتبہ جبکہ پاکستان' سری لنکا ایک ایک بار عالمی کرکٹ میں حکمرانی کا تاج پہنچ چکے ہیں۔
ویسٹ انڈیز کے کلائیو لائیڈ عالمی کپ میں سب سے کامیاب کپتان ہیں جن کی قیادت میں کالی آندھی 2 مرتبہ چیمپئن بنی اور ایک مرتبہ رنر اپ رہی۔آسٹریلوی بلے باز رکی پونٹنگ بھی 2 مرتبہ اپنی کپتانی میں ورلڈ کپ جیت چکے ہیں۔30 مئی 2019ء کو انگلینڈ میں شروع ہونے والے عالمی کپ کی خاص بات یہ ہے کہ یہ بھی 1992ء کے عالمی کپ کی طرز کا ہوگا یعنی ایک گروپ میں تمام ٹیمیں ہونگی۔ہر ٹیم آپس میں مدمقابل آئے گی اور ٹاپ 4 ٹیمیں سیمی فائنل کھیلیں گی جبکہ باقی چھ ٹیمیں ناک آؤٹ ہو جائیں گی۔گروپ سٹیج میں 45 میچز کھیلے جائیں گے جبکہ 2 سیمی فائنل اور فائنل ملا کر ٹوٹل 48 میچز ہونگے۔
انگلینڈ کی ٹیم 2015ء میں گروپ سٹیج میں ناک آؤٹ ہو گئی تھی جس کے بعد ٹیم میں کافی تبدیلیاں کی گئیں اور کپتان بھی بدلا گیا جس کے بعد ٹیم کا مورال اور کھیل بتدریج بہتر ہوتا گیا۔گذشتہ تین برسوں میں انگلینڈ کی ٹیم نے 300 سے زائد رنز سب ٹیموں سے زیادہ مرتبہ بنائے۔حالیہ ویسٹ انڈیز کے دورے کے دوران 360 رنز کا ہدف عبور کر لیا اور ایک میچ میں ویسٹ انڈیز کو 418 کا مشکل ہدف بھی دیا۔ سر آئن بوتھم اور فلنٹوف کے بعد بین سٹوک جیسا آل راؤنڈر ملا ہے اس کے علاوہ کپتان آئن مورگن' جیسن روئے کے علاوہ ایلکس ہیلز' جوس بٹلر جیسے بلے بازوں کے علاوہ اچھے فاسٹ باؤلرز اور سپنرز کی وجہ سے بڑی متوازن ٹیم ہے۔گذشتہ کچھ عرصہ سے ون ڈے کی عالمی رینکنگ میں انگلینڈ نمبر ون پر براجمان ہے اور ہوم کراؤڈ اور ہوم گراؤنڈ پر ورلڈ نمبر ون ٹیم کے عالمی کپ جیتنے کے امکانات کافی روشن ہیں۔ ہوم آف کرکٹ انگلینڈ کے پاس یہ اچھا موقع ہے کہ جو وہ آج تک نہیں کر سکی وہ کر دکھائے۔دنیائے کرکٹ کے مایہ ناز بیٹسمین ویرات کوہلی کی قیادت میں بھارت کی ٹیم بھی بہت مضبوط اور متوازن ہے۔سیمی فائنل ٹیم بھی T20 اور ٹیسٹ رینکنگ میں ٹاپ تھری میں شامل ہے اور ون ڈے میں بھی کچھ عرصے سے بہت اچھی پرفارمنس دے رہی ہے۔سیمی فائنل تک کی دوڑ میں نیوزی لینڈ کی ٹیم کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے کین ولیم سن کی قیادت میں کیویز کی ٹیسٹ میچوں میں دوسری اور ون ڈے میچز میں تیسری پوزیشن ہے۔پاکستان کی ٹیم انگلینڈ میں 2017ء کی چیمپئن ٹرافی جیتا تھا اور چیمپئن ٹرافی جیتنے والے اکثر کھلاڑی عالمی کپ کا بھی حصہ ہوں گے۔اس کے ساتھ ٹیم میں محمد عامر، حسن علی، شاہین آفریدی اور حارث رؤف جیسے مستند فاسٹ باؤلرز بھی مخالف ٹیم کے بلے بازوں کے لئے خطرے کی گھنٹی بجا سکتے ہیں جبکہ شاداب خان کی گھومتی گیندیں بھی جادو چلا سکتی ہیں، امام الحق فخر زمان، بابر اعظم، شعیب ملک اور سرفراز کیساتھ ایک اچھا بیٹنگ یونٹ بھی ہے۔ویسٹ انڈیز کی ٹیم بھی جے سن ہولڈر کی قیادت میں بالآخر جیتنے میں کامیاب ہونا شروع ہو گئی ہے اور عرصہ دراز بعد انہوں نے ٹاپ 5 میں سے کسی ٹیم کے خلاف ہوم سیریز جیتی ہے۔یونیورس باس کرس گیل کرکٹ کو خیر باد کہنے سے پہلے عالمی کپ کو یادگار بنانے کے خواہش مند ہیں۔آسٹریلیا کی ٹیم ڈیوڈ وارنر اور سمتھ کی عدم موجودگی میں فیورٹ کی دوڑ سے باہر نظر آتی ہے اور جنوبی افریقہ کو بھی نئی قیادت میں کسی بڑے ٹورنامنٹ میں سیمی فائنل تک رسائی حاصل کرنا ایک معرکہ ہوگا۔گذشتہ گیارہ عالمی کپ کا جائزہ لیں تو ایک چیز سامنے آتی ہے کہ

چیمپئن بننے کے لئے اچھے کپتان کا ہونا بنیادی شرط ہے۔ایلن بارڈر نے 1987ء میں غیر معروف کھلاڑیوں کے ساتھ عالمی کپ جیتا تھا۔ سرفراز احمد نے اپنی قیادت میں U 19 کا عالمی کپ بھی جتوایا تھا اور 2017ء کی چیمپئن ٹرافی بھی۔انگلینڈ میں منعقدہ ٹورنامنٹ میں پاکستان کی کارکردگی اتنی بری نہیں رہی۔1979ء،1983ء میں سیمی فائنل تک رسائی ہوئی'1999ء میں فائنل تک پہنچے Round Robin Format عالمی کپ میں کارکردگی کا جائزہ لیا جائے تو آسٹریلیا کو وہی مقام حاصل ہے جو فٹبال کے عالمی کپ کے مقابلوں میں جرمنی کی ٹیم کو ہوتا ہے۔ممکن ہے کہ اس مرتبہ آسٹریلیا کا بھی وہی حال ہو جو جرمنی کا گذشتہ فٹبال کے عالمی کپ میں ہوا تھا۔کرکٹ بائی چانس گیم ہے مگر ٹیموں کی حالیہ کارکردگی اور معیار دیکھا جائے تو انگلینڈ'بھارت نیوزی لینڈ اور پاکستان کو سیمی فائنل تک پہنچنے کے چانس زیادہ ہیں،سری لنکا،ویسٹ انڈیز اور جنوبی افریقہ کی ٹیمیں بھی حریف ٹیموں کے لیے مشکلات پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔انگلینڈ اور نیوزی لینڈ عالمی کپ جیتنے کیے لئے نسبتاً زیادہ فیورٹ ٹیمیں ہیں۔

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔سرے

sohailloun@gmail.com

04-03-2019